دُنیا

وقار انبالوی

جو کچھ بھی کہے حاکم، محکوم بجا جانے
دنیا یہی دنیا ہے اے شیخ تُو کیا جانے

انساں کی خدائی ہے اب ذکر خدا کیا
چاندی ہے اُسی کی جو سونے کو خدا جانے

قانون کے پردوں میں پوجا ہے جرائم کی
انصاف کی محفل اب کب ہوگی بپا جانے

آئین کی چھریوں کو پھر سان پہ رکھا ہے
کٹنا ہے ابھی باقی کس کس کا گلا جانے

پہرہ ہے مسلماں کا اب حفظِ امارت پر
غربت کے مسائل کو مسلم کی بلا جانے

اپنوں پہ یہ قدغن ہے آئے نہ فغاں لب تک
اغیار کی حاجت کب ہو جائے رَوا جانے

صدقات و زکوٰۃ آئے تجدید کے چکر میں
لگ جائے کسی حیلے کب ٹیکس نیا جانے

عیدوں کی نمازیں تو پڑھ لیتے ہیں حاکم بھی
جو سر بسر مسند ہو مسجد کو وہ کیا جانے

بازار میں پینے پر پولیس پکڑ لے گی
گھر میں جو پیو اپنے تم جانو خدا جانے

ہر عیب ادا ٹھہرا اب آرٹ کے پردے میں
کیا شیخ پہ گذرے گی رندوں کی بلا جانے

مفتی و فتاویٰ سب اب مائلِ دنیا ہیں
عقبیٰ کا تصوّر کیوں سے دھندلا گیا جانے

سچ کہہ تو دیا مَیں نے اس جھوٹ کی دنیا میں
سچ کہنے کی ملتی ہے کیا مجھ کو سزا جانے

مرسلہ:۔ فقیر عبدالواحد بیگ الرحوم پنشنر (ملتان)

پردہ عورت کا زیور ہے

مگر

گئے پردے کے دن اب تو ہوا خوری ہے سیریں ہیں
غضب ہے، گھر کی حوریں ہوگئیں غول بیابانی

جو ہے پردے میں خوبی اس کو کیا جانیں یہ آوارہ
جو ہے عفت میں لذت اس کو کیا جانیں یہ غیبانی

نگل جا اے زمیں، ناپید انہیں اے آسماں کردے
نہ یوں بیٹھیں گی پردے میں، یہ بے عزت یہ سیلانی

(خواجہ عزیز الحسن (مرحوم) ڈپٹی کلکٹر)